بسم اللہ الرحمان الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عیسائی صاحبان تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ''یہودی نبوت کا دورِ قدیم قریب الاختتام تھا''۔اور یہودی قوم کے علاوہ غیر سامری بھی اس حقیقت کے قائل تھے کہ نبی آخر الزمان کی آمد قریب ہے۔گویا ''وہ نبی'' اور ''عہد کا رسول'' جلد آنے والا ہے جس کی خبر نہ صرف حضرت موسیٰ نے استثناء باب ۳۳|۱۸ میں دی تھی بلکہ ''ملاکی نبی'' نے بھی بالفاظ ذیل یاددہانی کرائی کہ:۔

''دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا۔اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کرے گا۔اور وہ خداوند جس کی تلاش میں تم ہو۔ہاں عہد کا رسول جس سے تم خوش ہو وہ اپنی ہیکل میں ناگہاں آئے گا۔دیکھو وہ یقیناً آئے گا۔رب الافواج فرماتا ہے''

(ملاکی باب ۱|۳)

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دیگر بنی اسرائیلی نبیوں کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے ''وہ نبی'' کا اتنی شدت سے انتظار تھا کہ حضرت مسیحؑ کی بعثت کے وقت یہودیوں نے حضرت یوحنا (یحیٰ) سے پوچھا کہ:۔

''اگر تو نہ مسیح ہے نہ ایلیا نہ وہ نبی تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟''

(یوحنا ۲۵|۱)

انجیل یوحنا کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ یہودی اس وقت تین اشخاص کی آمد کے منتظر تھے۔سو عیسائی صاحبان کے لئے اب یہ امر قابل غور ہے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ کی آمد سے مسیحؑ کی اور یوحنا کی آمد سے ایلیا کی آمد کی پیشگوئی پوری ہو چکی ہے تو ''عہد کا رسول'' اور ''وہ نبی'' کی پیشگوئی کا مصداق کون ہے؟ اور یہ اہم خبر کیونکر پوری ہوئی؟ یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت مسیح نے ''وہ نبی'' والی پیشگوئی کا مصداق اپنے آپ کو کبھی قرار نہیں دیا۔اور اگر عیسائی ان کو نبی اور رسول مان لیں تو ان کا ''الوہیت مسیح'' کا عقیدہ ختم ہو جائے گا۔دوسرے انجیل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ پطرس وغیرہ حواری جناب مسیح کے بعد بھی ''وہ نبی'' کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے منتظر تھے۔(ملاحظہ ہو اعمال ۲۱۔۲۴|۳، ۳۷|۷) اور کیوں نہ ہوتا جب کہ خود مسیح ناصری نے یہ فرمادیا تھا کہ:۔

(ا) ''میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔''

(یوحنا ۷|۱۶)

(یہاں مددگار سے مراد ''وکیل یا شفیع'' ہے حاشیہ بائبل ۱۹۵۵ء|۱۹۲۲ء اصل لفظ اس جگہ فارقلیط ہے جس کا یہ ترجمہ کیا جاتا ہے)

(ب) ''مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھادے گا۔اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔''

(یوحنا ۱۲۔۱۴|۱۶)

گویا وہ شفیع اور عہد کا رسول حضرت مسیح کے بعد آئے گا۔جو اپنے

ساتھ ''تمام سچائی کی راہ'' یعنی تعلیم کامل لائے گا۔اور خدا کا الہام اور شرعی کلام خدا کے لفظوں میں سنائے گا۔اس کی کتاب حقیقی معنی میں کلام اللہ ہوگی اور وہ حضرت مسیح کو یہودیوں کے الزامات اور بہتانات سے بری قرار دے کر ان کی نبوت اور عزت اور جلال کو قائم کرے گا۔علاوہ ازیں جناب پولوس نے مسیحی تعلیم کے ''ناقص'' ہونے اور ''کامل'' کے آئندہ آنے کا ان لفظوں میں اظہار واقرار کیا ہے کہ:۔

''ہمارا علم ناقص ہے اور ہماری نبوت ناتمام۔لیکن جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا'' (ا۔کرنتھیوں ۹۔۱۰|۱۳)

سو ہم عیسائی صاحبان کو بشارت دیتے ہیں کہ حضرت موسیٰ، ملاکی نبی، مسیح ناصریؑ اور پولوس کی مذکورہ بالا پیشگوئیوں کے مصداق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جن کے ذریعہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (المائدہ:۴) یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے۔ میں کامل شریعت لانے والا اور آیت اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۔(المزمل:۱۶) یعنی ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا ہے جو تم پر گواہ ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا۔ میں ''موسیٰ کی مانند نبی'' ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔ کیونکہ

ا۔جب بنی اسرائیل نے خدا کا کلامِ شریعت سننے سے انکار کر دیا۔(خروج ۱۹|۲۰، استثناء ۱۶۔۱۷|۱۸) تو خدا تعالیٰ نے بطور سزا یہ فرمایا تھا کہ ''وہ نبی'' ان کے بھائیوں یعنی ''بنی اسماعیل'' میں سے ہوگا۔لہٰذا اب صاحبِ شریعت نبی ''بنی اسرائیل'' میں سے کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔

۲۔جنابِ مسیح نے نہ کبھی ''موسیٰ کی مانند'' ہونے کا دعویٰ کیا اور نہ کتاب وشریعت لانے کا۔ بلکہ عیسائی عقیدہ کی رو سے تو شریعت کو ''لعنت'' مانا جاتا ہے۔ (گلتیوں ۱۳|۳)

مگر یسعیاہ نبی نے خدا سے علم پا کر پہلے سے یہ فرمایا تھا کہ:۔

''میرا رسول جسے میں بھیجوں گا۔۔۔۔۔وہ جو کامل ہے۔۔۔ وہ شریعت کو بزرگی دے گا اور اسے عزت بخشے گا''

(یسعیاہ ۱۹تا۲۱|۴۲)

سو آنحضرت ﷺ کے ذریعہ شریعت کو تزکیہ نفوس اور تعلق باللہ کا موجب قرار دے کر ''بزرگی'' اور ''عزت'' بخشی گئی۔اور آپ نے ''موسیٰ کی مانند'' اور صاحبِ کتاب ہونے کا بھی دعویٰ فرمایا۔

۳۔حضرت موسیٰ کی پیشگوئی میں ''نبی'' اور ملاکی نبی کی کتاب میں ''رسول'' کے آنے کی خبر دی گئی ہے مگر عیسائی صاحبان مسیحؑ ناصری کو ''خدا'' یا ''خدا کا بیٹا'' مانتے ہیں نہ کہ نبی اور رسول اور اگر وہ مسیح کو نبی اور رسول مان لیں تو ان کو ''الوہیتِ مسیحؑ'' سے انکاری ہونا پڑے گا۔ ہاں آنحضرت ﷺ کے حق میں وحی الٰہی میں صاف لکھا ہے:۔

اَلرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ ۔(سورہ اعراف:۱۵۸)

یعنی آپؐ ہی وہ ''موعود نبی'' اور رسول ہیں جن کی پیشگوئی توراۃ و انجیل میں موجود ہے۔

۴۔حضرت موسیٰ کی پیشگوئی میں ہے کہ خدا اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالے گا۔(استثناء ۱۸|۱۸) لیکن اناجیل میں الہامی کلام

ہونے کا کہیں دعویٰ نہیں کیا گیا۔ برخلاف اس کے قرآن کریم صریح طور پر اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحیٰ (سورہ النجم:۵) کے لفظوں میں وحی الٰہی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

۵۔حضرت موسیٰ کی پیشگوئی میں لکھا تھا کہ ''جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا'' (استثناء ۱۸|۱۸) مگر جنابِ مسیح نے نہ صرف یہ کہ بہت سی ''باتیں'' کہی نہ تھیں بلکہ یہ فرمایا تھا کہ ''تمام سچائی کی راہ'' بتانے والا ''سچائی کا روح'' اور ''شفیع'' میرے جانے کے بعد آئے گا۔(یوحنا۱۲۔۱۳|۱۶)

سو وہ آنحضرت ﷺ ہی ہیں۔ جو ساری دنیا کے لئے کامل تعلیم اور ہدایت لے کر حضرت مسیح کے بعد تشریف لائے ہیں۔

۶۔پھر لکھا تھا کہ ''وہ نبی'' خدا کی باتوں کو خدا کا نام لے کر کہے گا (استثناء ۱۹|۱۸) یہ عظیم الشان علامت بھی صرف قرآن کریم کے ذریعہ پوری ہوئی ہے جس کی ہر سورۃ سے پہلے بسم اللہ الرحمان الرحیم یعنی اللہ تعالیٰ کا نام ہے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

۷۔پھر اس عظیم الشان موعود نبی کی شناخت کا ایک نشان یوں بتلایا گیا تھا کہ اس کو دشمن قتل کرنے میں کامیاب نہ ہوسکیں گے مگر جو نبی جھوٹا ہوگا وہ قتل کیا جائے گا۔(استثناء:۲۰|۱۸)

آنحضرت ﷺ کو بذریعہ وحی فرمایا گیا۔''وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ'' (المائدہ:۶۸) یعنی خدا تعالیٰ آپ کو دشمنوں کے منصوبوں اور قتل سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ تورات اور قرآن کریم کی پیشگوئی کے مطابق آپؐ کے دشمن آپؐ کو قتل کرنے میں ناکام رہے۔ برخلاف اس کے حضرت مسیحؑ کی نسبت یہودیوں کی طرح عیسائیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ آپ صلیب پر فوت ہوگئے۔

۸۔حضرت مسیحؑ نے فرمایا تھا کہ ''وہ میرا جلال ظاہر کرے گا''
(یوحنا۱۴|۱۶)

سو آنحضرت ﷺ کا حضرت مسیحؑ اور مسیحیوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ آپؐ نے یہودی الزامات سے حضرت مسیحؑ کی برأت کر کے آپ کو خدا کا صادق نبی ثابت کیا۔ اور فرمایا۔''وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ'' (النساء:۱۵۸) یعنی مسیحؑ نہ صلیب پر مارے گئے اور نہ قتل کئے گئے۔ اس لئے آپ نہ تو یہود کے عقیدہ کے مطابق جھوٹے اور لعنتی ٹھہرے اور نہ عسائیوں کے عقیدہ کے موافق دنیا کے گناہوں کا کفارہ ہوئے۔ غرضیکہ آنحضرت ﷺ نے تشریف لا کر جنابِ مسیح کی عزت اور جلال کو قائم کیا ہے۔

۹۔حضرت موسیٰ کی پیشگوئی میں بتایا گیا تھا کہ ''وہ نبی'' فاران یعنی عرب کے علاقہ سے ظاہر ہوگا۔(استثناء:۲|۳۳) ''فاران'' کا عرب میں ہونا خود بائیبل نے واضح کیا ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ۔ اسماعیلؑ اپنی والدہ ہاجرہؑ کے ساتھ ''فاران کے بیابان میں رہا'' (پیدائش ۲۱|۲۱) گویا ''وہ نبی'' اور ''عہد کا رسول'' اس علاقہ سے مبعوث ہوگا جہاں حضرت اسماعیلؑ اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ رہے تھے اور یہ سب جانتے ہیں کہ وہ عرب کا ہی علاقہ ہے۔

۱۰۔پھر (استثناء:۲|۳۳) میں لکھا ہے کہ ''وہ نبی دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے دہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی'' چنانچہ آنحضرت ﷺ کو نہ صرف پر جلال شریعت دی گئی۔ بلکہ جب آپؐ نے مکہ کو فتح کیا تو اس عظیم الشان اور تاریخی موقعہ پر حضورؐ کے ہمراہ پورے دس ہزار مقدس صحابہؓ کی جماعت موجود تھی۔ (بخاری جلد۳ کتاب المغازی باب غزوۃ الفتح)

(اس عظیم الشان اور واضح پیشگوئی کو مشتبہ کرنے کے لئے بعض بائیبلوں میں ''دس ہزار'' کی بجائے ''لاکھوں'' اور بعض میں ''کروڑوں'' کا لفظ کر دیا گیا ہے اور بعض میں سے یہ فقرہ ہی اڑا دیا گیا ہے)

الغرض ''عرب'' اور ''بنی اسماعیل'' میں آنے والا ''وہ نبی'' اور ''عہد کا رسول'' سیدنا حضرت محمد رسول کریم ﷺ ہیں جن کی افضلیت اور جن پر ایمان لانے کی اہمیت حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے ان شاندار لفظوں میں فرمائی کہ:۔

''جو کوئی ابنِ آدم (یعنی مسیح) کے برخلاف کوئی بات کہے گا۔ وہ تو اسے معاف کی جائے گی مگر جو کوئی روح القدس (مراد وکیل یا شفیع) کے برخلاف کوئی بات کہے گا وہ اسے معاف نہ کی جائے گی نہ اس عالم میں نہ آنے والے میں'' (متی ۳۲|۱۲)

قرآن کریم نے بھی اسرائیل کو اس پیشگوئی کی طرف یوں توجہ دلائی ہے کہ۔

''اے نبی ان کو کہہ دو۔ اے لوگو! بتاؤ تو سہی اگر یہ وحی (قرآنی) خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئی اور تم نے اس کا انکار کر دیا (تو تمہارا کیا حال اور کیسا انجام ہوگا؟) درآنحالیکہ بنی اسرائیل کا ایک عظیم الشان گواہ (موسیٰ بھی اس بات کی) گواہی دے چکا ہے (کہ خدا تعالیٰ میری مانند ایک نبی برپا کرے گا) وہ تو اسی وقت ایمان لے آیا تھا مگر تم ابھی تک تکبر سے کام لے رہے ہو۔ سنو اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کی کبھی بھی رہنمائی نہیں فرماتا'' (سورۃ الاحقاف:۱۱)

مبارک ہیں وہ لوگ جو کتاب مقدس (بائیبل) کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے ''عہد کے رسول'' اور ''وہ نبی'' سیدنا حضرت محمد ﷺ کو قبول کر کے حضرت موسیٰ اور دیگر نبیوں پر اپنے ایمان کا عملی ثبوت پیش کرتے ہیں۔

(منقول از ''الفرقان'' مارچ ۱۹۶۲ء)

(صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے)

عہد

کا

رسول ﷺ

The Promised Prophet

(This folder proves that the Biblical prophecies about the advent of a great lawbearing Prophet have found their fulfilment in the person of the Holy- Prophet Muhammad(P.B.U.H)

Language:- Urdū